بسم اللہ الرحمن الرحیم

لے کے ناں میں سوہنڑے رب دا کراں کلام بیان
مہر محبت کرنے والا اُچا اُسدا ناں

میرا شہرِ دلبر

پشاور شہر کی تہذیب، ثقافت اور روایات پر مبنی
سنہری یادیں اور دلکش باتیں

میرا شہرِ دلبر

پشاور شہر کی تہذیب، ثقافت اور روایات پر مبنی

سنہری یادیں اور دلکش باتیں

مصنفہ

آفتاب اقبال بانو

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَO فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡO
اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُO

ترجمہ: بیشک ہم نے آپ کو (ہر خیر وفضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے۔ پس آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں۔ (یہ ہدیہ تشکر ہے) بیشک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام ونشاں ہوگا۔ (سورۃ الکوثر)

ضابطہ

(جملہ حقوق بحق گندھارا ہندکو اکیڈمی محفوظ ہیں)

نام کتاب	میرا شہرِ دلبر
مصنفہ	آفتاب اقبال بانو
موضوع	تہذیب وثقافت
کمپوزنگ / سرورق	ثاقب حسین
سرورق حوالہ	گور گٹھڑی، پشاور شہر
اہتمامِ اشاعت	محمد ضیاءالدین، چیف ایگزیکٹو کمیٹی، جی ایچ اے
سال اشاعت	2017ء
جی ایچ اے اشاعت	F.107/2017
قیمت	-/500روپے
مطبع	گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور
پرنٹر	جی ایچ اے لیزر پرنٹنگ، پشاور
ISBN No.	978-969-687-091-3
ملنے کا پتہ	گندھارا ہندکو اکیڈمی، 2 چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن پشاور مسٹر بُک سپر مارکیٹ، اسلام آباد سعید بُک ڈپو، جناح سپر مارکیٹ، اسلام آباد اِنڈس بکس، سپر مارکیٹ، اسلام آباد بختیار سنز، قصہ خوانی بازار، پشاور، شہر بڑھ ہاؤس، بنی گالہ، اسلام آباد 0333-5468556

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

2۔ چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور
www.gandharahindko.com

انتساب

- محترمہ ثُریا دُرانی صاحبہ
- محترمہ ریحانہ صاحبہ
- محترمہ ثُریا خانم صاحبہ
- محترمہ امتیاز صاحبہ
- محترمہ رضیہ افضل صاحبہ
- محترمہ شفقت آراء صاحبہ
- محترمہ شفقت کاظمی صاحبہ
- محترمہ وحیدہ یاسمین صاحبہ

مدرستہ البنات ہائی سکول پشاور کی اپنی تمام اساتذہ کے نام کہ جنہوں نے مجھے ہاتھ میں قلم پکڑنا سکھایا۔ ابتدائی تعلیمی اسباق پڑھائے۔ میری تربیت کی اور میری شخصیت کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اُجاگر کیا۔ آپ سب ہمیشہ میری یادوں میں رہتی ہیں اور آپ کے سکھائے ہوئے اسباق زندگی کے ہر رستے میں میرے لئے مشعل راہ بنے ہیں۔ میری عزیز اساتذہ آج جہاں بھی ہیں میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک اُن کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے نیکوکار لوگوں میں اُن کا شمار کرے۔ (آمین ۔ثُم آمین)

حسنِ ترتیب

ابواب	عنوانات	صفحات
	پشاور کے ہندکووانوں کا بیانیہ	د
	پیش لفظ	ڈ
پہلا باب	پشاور کی مٹی	1
دوسرا باب	سُکھ کے سامان	5
تیسرا باب	اخبارات میں امتحان کا نتیجہ	10
چوتھا باب	ہوڑا	14
پانچواں باب	ماہ محرم الحرام اور پشاور	19
چھٹا باب	بزرگوں کی آن بان شان	23
ساتواں باب	بالائی کے بغیر ناشتہ	29
آٹھواں باب	برسات	32
نواں باب	پشاوری پٹو اور قراقل	35
10واں باب	جمعدار اور ماشکی	41
11واں باب	پشاوریوں کے کھانے	44
12واں باب	اشاروں میں باتیں	52
13واں باب	منگ اور عروسیاں	56
14واں باب	کُھڈ لے اور دَوریں	61

15واں باب	ووٹی	65
16واں باب	لین دین	69
17واں باب	قصہ خوانی بازار	74
18واں باب	پشاور ____ پھولوں کا شہر	82
19واں باب	پشاور کے سینما ہاؤس	87
20واں باب	سادہ لوح باتیں	93
21واں باب	سنتریاں اور چُونگے	97
22واں باب	سادہ اور بے رنگ کھیل	100
23واں باب	موت اور چارپائیاں	106
24واں باب	شیرینی	109
25واں باب	معاملاتِ زندگی	112
26واں باب	ہندکو۔میٹھی زبان	117
27واں باب	شہر کی گلیوں میں رزق کمانے والے	121
28واں باب	رمضان۔مدح خوان	127
29واں باب	جگنو کی روشنی	133
30واں باب	پشاوری عورتیں سوشل تھیں	136
31واں باب	سردی اور صندلی	140
32واں باب	افغان مہاجرین اور افراتفری کا عالم	144
33واں باب	پشاور اور تعلیم کا رجحان	148
34واں باب	خیشی	152

35واں باب	منگنی	156
36واں باب	گُڑموں کے پھیرے	160
37واں باب	شادی کا باقاعدہ دن طے کرنا	164
38واں باب	میدانی، دیگیں، اور سُرخ جوڑا	169
39واں باب	تہجد کے وقت کھانا اور دُلہن کی رخصتی	176
40واں باب	مبارک تیری اماں کو۔ کہ جس دن تیری شادی ہو	181
41واں باب	چوتھی کی روٹی	191
42واں باب	حاضری/ گانہ	196
43واں باب	فصیلِ شہر	201
44واں باب	تیری جان سی دُور	217
45واں باب	اپنی ذات میں انجمن	221
46واں باب	ان مول گوہر	225

پشاور کے ہندکووانوں کا بیانیہ

پشاور جنوبی ایشیاء کا پرانا ترین شہر ہے، اس شہر کے بارے میں تاریخ دان اور سماجی علوم کے ماہر کہتے ہیں کہ زندہ شہروں یعنی (Living Cities) میں پشاور سے زیادہ قدیم شہر کوئی نہیں۔ پشاور کے لئے یہ بات کسی اعزاز سے کم نہیں اور اہلِ پشاور کو بجا طور پر اس پر فخر بھی ہے کہ وہ ایک ایسے شہر کے باسی ہیں جس کے تانے بانے ہزاروں سال قدیم ہیں۔ یہ شہر دو عظیم تہذیبوں کے سنگم پر واقع ہے۔ اس کے شمال کی طرف وسطی ایشیاء کی تہذیب اور اُس کے جنوب میں خطہ ہند کی تہذیب موجود ہے۔ دونوں تہذیبوں کے درمیان پشاور سینکڑوں انسانی قافلوں کی گزرگاہ رہی ہے۔

خطہ ہند اور وسطی ایشیاء کی عظیم الشان تاریخی تہذیبوں کو ہندوکش کے پہاڑی سلسلے نے جدا کیا ہوا ہے اور اِس پہاڑی سلسلے میں درہ خیبر تاریخی گزرگاہ کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے اور اسی گزرگاہ سے قافلے دونوں اطراف سے گزرنے والوں کا پہلا پڑاؤ پشاور ہی رہا ہے اور یہ شہر ہندکو اور دیگر ہند آریائی زبانیں بولنے والے وسنیکوں کا ہزاروں سالوں سے مسکن رہا ہے۔ مرکزی شہر ہونے کی وجہ سے مختلف علاقوں اور تہذیب وتمدن کے لوگ اس شہر میں آباد ہوتے رہے اور دوسرے علاقوں سے آنے والے لوگوں نے اپنے ثقافتی اور تمدنی بیانیے زور وشور سے پیش کئے اور اپنے بیانیے کو مؤثر بنانے کیلئے مختلف حوالے بھی دیئے لیکن ایسا بہت کم ہوا کہ اس شہر کے پرانے وسنیکوں یعنی ہندکووانوں نے اپنا ثقافتی، تمدنی بیانیہ بھرپور طریقے سے پیش کیا ہو۔ موجودہ دور میں آفتاب اقبال بانو نے ''میرا شہرِ دلبر'' کے عنوان سے پشاور کا ثقافتی وتمدنی بیانیہ ایسے بھرپور انداز سے پیش کیا ہے کہ نئی نسل اور محققین پشاور کے قدیم لسانی تعلق کے تناظر میں ثقافت وتمدن کے خدوخال سے مکمل تفصیلات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ''میرا شہرِ دلبر'' ایک ممیّز کا کام کرتے ہوئے پشاور شہر کے قدیم ہندکووان وسنیکوں کو مائل کرے گی کہ وہ بھرپور اور مؤثر تحریروں کے ذریعے ثقافتی، تمدنی بیانیہ پیش کریں تا کہ آنے والی نسلوں کو پشاور اپنے صحیح ثقافتی، تمدنی اور تہذیبی تناظر میں نظر آئے۔

محمد ضیاء الدین
جنرل سیکریٹری، گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان

پیش لفظ

اندازِ بیاں گرچہ میرا شوخ نہیں ہے
شاید کہ تیرے دِل میں اُتر جائے میری بات
(علامہ محمد اقبال)

قارئین کرام!

السلام وعلیکم

میری ساتویں ادبی کاوش ''میراشہرِ دلبر'' آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا موضوع پشاورشہراور یہاں کے رہنے والے شہری یعنی ہندکو بولنے والے لوگوں کی تہذیب وثقافت، رہن سہن اور یہاں کے بازاراورگلیاں ہیں۔ میرا بچپن،لڑکپن اور جوانی کا بھی کچھ حصہ پشاورشہر میں گزرا ہے۔سکول کالج یونیورسٹی کی پڑھائی میں نے اسی شہر میں مکمل کی ہے۔میرے آباؤاجداد اِنہی بازاروں،گلیوں اور اِسی تہذیب وثقافت کے امین تھے۔یہیں پر ہمارا قبرستان ہے جس کی مٹی میں میرے، بہت خوبصورت، سادہ اور سچے بزرگ دفن ہیں۔ مجھے یہاں کی ہر بات پیاری ہے۔اس کتاب کے لکھنے کے لئے میرے پاس دومحرکات تھے۔کچھ سال پہلے میں نے ایک نہایت ہی خوبصورت کتاب پڑھی تھی جس کا نام تھا''یک شہرِ آرزو''،جس کوڈاکٹر امجد حسین نے تحریر کیا تھا جومیرے شہر پشاور سے تعلق رکھتے ہیں اور بعد میں امریکہ میں جا بسے تھے۔اُن کی یہ کتاب پشاور کے رہن سہن کے بارے میں میرے لئے کئی نئے پرت کھولتی چلی گئی۔ان کی کتاب پشاورشہر کےلوگوں کے بارے میں خالصتاً مردانہ رہن سہن کی ایک خوبصورت تحریر ہے۔ میں نے اُسی وقت سوچ لیا تھا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں گی جس میں پشاورشہر کے گھروں کے اندر کی تہذیب، ثقافت، رہن سہن اورعوام کے مزاج کے بارے میں لکھا جائے گا۔ میں''یک شہرِ آرزو'' کی خوبصورت تحریر کا مقابلہ تونہیں کرسکتی لیکن ایک عاجزانہ کوشش ضرورکی ہے شاید میرے قارئین کو پسند آجائے۔

میں نے اپنی نانی کے ساتھ گزارے ہوئے کچھ سال براہ راست تجربہ کئے ہیں۔ میرے بچپن میں ہی وہ فوت ہوگئی تھیں۔اپنی ماں کے ساتھ زندگی کے تقریباً 55 سال بتائے ہیں اور پھر میرے اپنے زندگی کے 65 سال اس طرح یہ کتاب پشاورشہر میں بتائے ہوئے 100 سال پر محیط تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہے۔گزشتہ کئی دہائیوں سے

میں نے پشاور کو دیکھا ہے۔ گھروں کے اندر کی تہذیب وثقافت کو جانا ہے۔ یہاں کے لوگوں کے مزاج سے برتاؤ کیا ہے۔ ایک لکھاری ہونے کے ناطے میں پشاور شہر کی اِس خوبصورت تہذیب وثقافت کو لفظوں کی شکل دینے سے کیسے نظرانداز کرسکتی ہوں۔ جس طرح میرے بزرگ اپنی آنکھیں موندے زمین کے اندر لیٹ گئے اور ایک دن میں نے بھی اس دنیا سے چلے جانا ہے۔ کون ہوگا جو میری نانی، دادی، میری ماں اور خود میرے زمانے کے بارے میں اس سب احوال کو بتائے گا۔ ہمارے پیارے آنے والے بچوں کو کہ پشاور تو ایسا سادہ، سچا اور کھرے مزاج کے لوگوں کا شہر دلبر تھا۔ اور یہ دوسری وجہ تھی جس نے مجھے یہ کتاب لکھنے پر مجبور کیا۔ اگر آپ کہیں کہ یہ میری آپ بیتی یا جگ بیتی ہے تو میں شاید اس رائے سے اختلاف کرنے کی آپ سے اجازت لوں گی کہ یہ صرف پشاور شہر کی تہذیب وتمدن کی کہانی ہے۔ میرے گھر، میری ماں، میری گلیوں کا تذکرہ اس لئے اس میں موجود ہے کہ اُن میں ہی زندگی گزارتے ہوئے میری عمر گزری ہے اور میں ساری تہذیب وثقافت کو جان پائی ہوں اور لکھنے کی جسارت کی ہے۔ اگر میں اس کو لکھنے کے لئے بیانیہ طرزِ تحریر اختیار کرتی تو آپ کے لئے اُس میں دلچسپی ختم ہوجاتی۔ کہانی کے روپ میں لوگوں کا اور رسم ورواج کا ذکر انسان کے تجسس کو یقیناً اُبھارتا ہے جو ایک قاری کا فطری حق ہوتا ہے۔ اپنی مصروفیات کی وجہ سے اس کتاب کو لکھنے میں بہت زیادہ وقت لگا۔ کتاب کی معاونت میں حسبِ معمول ضیاءالدین نے ہر قدم پر میری رہنمائی اور میری حوصلہ افزائی کی۔ میرے پاس اُن کے لئے شکریے اور دعاؤں کے ان گنت الفاظ ہیں۔ مزید حوصلہ افزائی و کتاب کو خوبصورت اور دلچسپ بنانے کیلئے جن شخصیات نے میری بھرپور مدد کی اُن میں بہت پیارے بیٹے ثاقب حسین، میری بہن عذرا یاسمین، میرے بھانجے شہزاد ناصر، میرے خیرخواہ عتیق صدیقی شامل ہیں۔ میں آپ سب کی شکرگزار ہوں اور آپ کے لئے دعا گو ہوں۔

اپنی رائے سے ضرور نوازیے گا کہ آپ کو کتاب کیسی لگی۔

والسلام

آفتاب اقبال بانو

0333-5468556

aftabiqbalbano@gmail.com